از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9 اکتوبر 1958

دی سٹیٹ آف اتر پردیش

بنام

بنسراج

(اور منسلک اپیل)

(جعفر امام اور جے ایل کپور، جسٹس صاحبان)

موٹر گاڑی-اجازت نامے کی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گاڑی چلانا-ڈرائیور، اگر ذمہ دار ہے-موٹر وہیکلز ایکٹ (IV، سال 1939)، دفعات 42(1) اور 123۔

جواب دہندگان جو ڈرائیور تھے، مالک نہیں تھے، موٹر وہیکل ایکٹ کی دفعہ 42(1) کے تحت دیئے گئے اجازت نامے کی قیود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے موٹر گاڑیاں چلاتے پائے گئے۔ ان پر مقدمہ چلایا گیا اور انہیں ایکٹ کی دفعہ 123 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 42(1) کے تحت صرف مالک ہی تھا جسے اجازت نامے کی شرائط کے مطابق گاڑی کے استعمال یا اجازت دینے سے روکا گیا تھا اور اس کے مطابق، اگر گاڑی کا استعمال اجازت نامے کی شرائط کے خلاف کیا گیا تھا تو صرف مالک، اور ڈرائیور سمیت کوئی اور دفعہ 123 کے تحت خلاف ورزی کا مجرم نہیں ہو سکتا۔

کہا گیا کہ موٹر گاڑیوں کے ڈرائیور بھی اجازت نامے کی قیود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گاڑی چلانے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 123 کے تحت ذمہ دار ہیں۔ دفعہ 42(1) میں نہ صرف گاڑی کے مالک کی طرف سے صارف کے خلاف ممانعت یا اجازت نامے کی شرائط کے برعکس اس کے صارف کو اجازت دینے پر غور کیا گیا ہے بلکہ اس میں یہ بھی غور کیا گیا ہے کہ گاڑی خود صرف اجازت نامے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ذریعے مجاز طریقے سے استعمال کی جائے گی۔ دفعہ 123 ان تمام 20 افراد کو سزا دیتی ہے جو دفعہ 42 (1) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے موٹر گاڑی چلاتے ہیں یا موٹر گاڑی کو استعمال کرنے دیتے ہیں یا موٹر گاڑی کو باہر جانے دیتے ہیں۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر۔ 56/115 اور 57/83۔

فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 438 کے تحت سیشن جج گورک پور کے ذریعے 4 اگست 1952 کے حوالہ سے پیدا ہونے والے فوجداری حوالہ نمبر 359، سال 1952 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 13 ستمبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے جی سی ماتھر اور سی پی لال (دونوں اپیلوں میں)۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

9.1958 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس کپور نے سنایا۔

کپور، جسٹس-ان دونوں اپیلوں میں قانون کا ایک مشترکہ سوال شامل ہے اور اسے ایک فیصلے کے ذریعے نمٹایا جا سکتا ہے۔

فوجداری اپیل نمبر 56/115 میں مدعا علیہ بنسراج، ایک عوامی گاڑی کا ڈرائیور، جس کا وہ مالک نہیں تھا، مالک کو دیئے گئے اجازت نامے نمبر 42-123/926 کی شرائط کے تحت اجازت شدہ 6 کے بجائے 23 مسافروں کو لے جاتے ہوئے پایا گیا۔ ایک ہیڈ کانسٹیبل نے گاڑی کی جانچ پڑتال کی جس نے مسافروں کی تعداد گننے پر انہیں 23 پایا۔ بانسراج مدعا علیہ پر موٹر وہیکل ایکٹ (IV، سال 1939) کی دفعہ 123 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 42 کے تحت مقدمہ چلایا گیا، جیسا کہ یہ جرم کی تاریخ پر موجود تھا۔ (اس فیصلے میں ایکٹ کہا جائے گا)۔ بنسراج مدعا علیہ نے قصور وار نہ ہونے کی استدعا کی اور کہا کہ صرف چھ مسافروں کو لے جایا جا رہا ہے۔ گورکھپور میں فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے ذریعے ان پر مختصر مقدمہ چلایا گیا اور ایکٹ کی دفعہ 123 کے تحت انہیں مجرم پایا گیا اور انہیں 200 روپے جرمانہ اور تین ماہ کی قید بامشقت سزا سنائی گئی۔ وہ گورکھپور کے سیشن جج کے پاس نظر ثانی کے لیے گیا، اور وہاں یہ دلیل دی گئی کہ وہ صرف ایک ڈرائیور ہے اور اس لیے اسے ایکٹ کی دفعہ 123 کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ جج نے اس دلیل کو قبول کر لیا اور یہ رائے رکھتے ہوئے کہ محض

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ڈرائیور کو اتنا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا، اس نے فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعہ 438 کے تحت عدالت عالیہ میں کیس کی سفارش کی۔ یہ معاملہ مکھرجی جے کے سامنے فوجداری حوالہ نمبر 52/359 کے طور پر سامنے آیا، جس نے اسے ڈویژن بینچ کو بھیج دیا اور دیسائی اور اپادھیا جسٹس صاحبان نے اس کی سماعت کی۔ عدالت عالیہ نے دفعہ 42(1) پر جو تشریح رکھی وہ یہ تھی کہ اس دفعہ کے تحت صرف مالک ہی تھا جسے اجازت نامے کی قیود کے مطابق گاڑی کے استعمال یا اجازت دینے سے روکا گیا تھا اور اس لیے اگر گاڑی اجازت نامے کی قیود کے خلاف استعمال کی گئی تھی، تو ڈرائیور سمیت کوئی بھی شخص اجازت نامے کی قیود کی خلاف ورزی کی دفعہ 123 کے تحت مجرم نہیں ہو سکتا تھا۔

اس لیے حوالہ قبول کر لیا گیا اور مدعا علیہ کی اثباتِ جُرم اور سزا کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ ریاست الہ آباد عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے مطابق اپیل میں آئی ہے۔

فوجداری اپیل نمبر 57/83 مدعا علیہان وشوناتھ ایک نجی اسٹیشن ویگن ڈبلیو بی سی 8744 کے ڈرائیور اور مالک سندر سنگھ دونوں پر اسٹیشن ویگن میں مغل سرائے سے بنارس تک 13 مسافروں کو لے جانے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا جس کے پاس کرایہ پر مسافروں کو لے جانے کا اجازت نامہ نہیں تھا۔ ان میں سے 8 افراد مسافروں کے طور پر سفر کر رہے تھے جن سے کرایہ وصول کیا گیا تھا۔ مجسٹریٹ نے سندر سنگھ کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا اور ڈرائیور کو ایکٹ کی دفعہ 123 کے تحت 500 روپے جرمانے اور غلطی پر چھ ماہ کی قیدِ محض کی سزا سنائی۔ یہ بڑھائی ہوئی اثباتِ جُرم اس لیے دی گئی تھی کیونکہ اس ایکٹ کے تحت اس کی چار سابقہ اثباتِ جُرمیں تھیں۔ مدعا علیہ وشوناتھ نے سیشن جج، بنارس سے اپیل کی، جس نے اس اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ گاڑی کے ڈرائیور کو اجازت نامے کی شرائط کی خلاف ورزی پر دفعہ 123 کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ ریاست نے عدالت عالیہ میں اپیل کی اور اس اپیل کی سماعت دیسائی اور اپادھیا جسٹس صاحبان نے بھی کی۔ جنہوں نے ریاست کی اپیل کو خارج کر دیا اور ریاست خصوصی اجازت کے مطابق اس عدالت میں آئی ہے۔

ان دونوں اپیلوں میں فیصلے کا سوال ایک ہی ہے یعنی ایکٹ دفعات 42(1) کے تحت اجازت نامے کی قیود کی خلاف ورزی میں استعمال ہونے والی موٹر گاڑی کے ڈرائیور کی ذمہ داری اور اس کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

انحصار ایکٹ دفعات 42اور 123پر کی جانے والی تعمیر پر ہو گا۔اس وقت جب دونوں اپیلوں میں مدعا علیہان پر جرائم کا ارتکاب کرنے کا الزام لگایا جاتا ہے۔42(1)فراہم کردہ:-

"ٹرانسپورٹ گاڑی کا کوئی بھی مالک کسی بھی عوامی جگہ پر گاڑی کے استعمال یا اجازت کی اجازت نہیں دے گا، سوائے علاقائی یا صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ذریعہ دیئے گئے یا جوابی دستخط شدہ اجازت نامے کی شرائط کے مطابق جو اس جگہ پر گاڑی کے استعمال کی اجازت دیتا ہے جس انداز میں گاڑی استعمال کی جا رہی ہے۔.................»

اور ایکٹ کے دفعہ 123 میں کہا گیا ہے:——

"جو کوئی موٹر گاڑی چلاتا ہے یا دفعہ 42 کی ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے موٹر گاڑی کو استعمال کرنے دیتا ہے یا اجازت دیتا ہے یا موٹر گاڑی کو استعمال کرنے دیتا ہے تو وہ پہلے جرم کے لیے جرمانے کے ساتھ قابل سزا ہو گا جو پانچ سو روپے تک ہو سکتا ہے اور اس کے بعد کے جرم کے لیے اگر پچھلے اسی طرح کے جرم کے تین سال کے اندر کیا گیا ہو تو جرمانے کے ساتھ قابل سزا ہو گا جو ایک سو روپے سے کم نہیں ہو گا اور ایک ہزار روپے تک ہو سکتا ہے۔

یہ ایکٹ موٹر گاڑیوں کے استعمال کو منظم کرتا ہے اور اس مقصد کے لیے اس کی مختلف دفعات موٹر گاڑیوں اور ان کے مالکوں اور انہیں چلانے والوں پر کنٹرول فراہم کرتی ہیں۔ باب دوم موٹر گاڑیوں کے لائسنس کے لیے، باب II-A کنڈکٹرز کے لائسنس کے لیے، باب III موٹر گاڑیوں کے اندراج کے لیے اور باب IV ٹرانسپورٹ گاڑیوں کے کنٹرول کے لیے فراہم کرتا ہے۔ باب IX جرائم، سزاؤں اور طریقہ کار سے متعلق ہے۔ باب II میں دفعہ 3 ڈرائیونگ لائسنس کے لیے ضروری ہے۔ باب III کا دفعہ 22 رجسٹریشن کے لیے ضروری ہے۔ باب IV میں دفعہ 42 کا معمولی نوٹ اجازت نامے کے لیے ضروری ہے۔ باب VI میں موجود ایکٹ میں کئی دفعات ہیں جو ٹریفک پر قابو پانے کے لیے فراہم کرتی ہیں، جس میں موٹر گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو رفتار کی حدود کا مشاہدہ کرنے، ڈیوٹی سگنلز کی پابندی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور موٹر گاڑیوں کی ڈرائیونگ کے حوالے سے تحفظ کو برقرار رکھنے کے لیے دیگر دفعات ہیں۔ باب IX کی دفعات سے پتہ چلتا ہے کہ سڑک کی حفاظت کے حوالے سے قانون سازیہ کتنا مخصوص ہے۔اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے ایکٹ موٹر گاڑیوں کے مالکان اور ایسی گاڑیوں کے ڈرائیوروں پر مکمل کنٹرول کا التزام کرتا ہے اور موٹر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ٹریفک کے ہر پہلو کے حوالے سے تفصیلی دفعات بناتا ہے اور ایکٹ کی دفعات کی خلاف ورزی کرنے والے ہر شخص کو سزا دیتا ہے جس میں ناقص موٹر گاڑی بیچنے والا بھی شامل ہے۔

دفعہ 42 کا عنوان "اجازت نامے کی ضرورت" ہے۔ دفعہ کی زبان ممنوعہ یا منفی الفاظ استعمال کرتی ہے اور اس لیے اس کا قانون سازی کا ارادہ یہ ہے کہ قانون لازمی ہے۔ منفی الفاظ ممنوع ایکٹ کو کرنے سے منع کرتے ہیں اور قانون ساز کی طرف سے دفعہ 42(1) میں "ٹرانسپورٹ گاڑی کا کوئی مالک استعمال یا استعمال کی اجازت نہیں دے گا" الفاظ کے استعمال سے گاڑی کے صارف کے خلاف مکمل ممانعت سوائے اجازت نامے کی شرائط کے مطابق اشارہ کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ "اس جگہ پر گاڑی کو اس طریقے سے استعمال کرنے کی اجازت دینا جس میں گاڑی استعمال کی جا رہی ہے" الفاظ کا حوالہ خود ٹرانسپورٹ گاڑی سے ہے نہ کہ مالک سے۔ یعنی دفعہ 42(1) نہ صرف مالک کو اجازت نامے کی شرائط کے برعکس ٹرانسپورٹ گاڑی استعمال کرنے سے منع کرتی ہے بلکہ اس دفعہ میں ایک واضح شق ہے کہ اجازت نامہ گاڑی کو اس جگہ اور اس کے استعمال کے طریقے کے استعمال کی اجازت دیتا ہے، اور یہ کہ اسے اجازت نامے کی شرائط کے مطابق استعمال کیا جانا ہے۔ اس طرح تشکیل شدہ دفعہ 42 (1) میں نہ صرف گاڑی کے مالک کی طرف سے صارف کے خلاف ممانعت یا اس کے صارف کو اجازت نامے کی شرائط کے منافی طریقے سے اجازت دینے پر غور کیا گیا ہے بلکہ اس میں یہ بھی غور کیا گیا ہے کہ گاڑی خود بھی اجازت نامے کے ذریعے مجاز طریقے سے استعمال کی جائے گی۔ اس لیے ممانعت محض مالک کے استعمال کے خلاف نہیں ہے بلکہ گاڑی کے اجازت نامے کی شرائط کے برعکس استعمال کے خلاف ہے۔

دفعہ 123 اس باب میں ہے جو جرائم اور سزاؤں سے متعلق ہے۔ مارجنل نوٹ سے پتہ چلتا ہے کہ دفعہ کس چیز کی سزا دینے کا ارادہ رکھتا ہے، اور یہ کہ اس کا ارادہ ہر اس شخص کو سزا فراہم کرنا تھا جو دفعہ 42 کی ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے موٹر گاڑی چلاتا ہے۔ ہم نے اوپر کہا ہے کہ دفعہ 42(1) میں اجازت نامے کی شرائط کے مطابق نقل و حمل کی گاڑی کے استعمال کی ضرورت ہے اور یہ کہ یہ اجازت نامے کی شرائط کے برخلاف مالک کے ذریعہ اپنے صارف کو محض منع نہیں کرتا ہے۔ لہذا جب کوئی ٹرانسپورٹ گاڑی اجازت نامے کی قیود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی کے ذریعے چلائی جاتی ہے، تو یہ دفعہ 42(1) کی توضیعات کی خلاف ورزی ہے۔ دفعہ 42(1) سزا دینے والی دفعہ نہیں ہے۔ اس کی خلاف ورزی کے لیے دفعہ 123 جرمانے فراہم کرتا ہے۔ قانون سازیہ نے مشورہ دیا کہ ایکٹ کے دفعہ 123 میں 'مالک' کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ دفعہ 42(1) کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ذریعے مالک کو اجازت نامے کی شرائط کے برخلاف ٹرانسپورٹ گاڑی کے استعمال یا اجازت دینے سے منع کیا گیا ہے اور اس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ علاقائی یا صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی طرف سے دیا گیا اجازت نامہ گاڑی کے استعمال کا اختیار دیتا ہے جس انداز میں گاڑی استعمال کی جانی تھی، قانون سازیہ نے کسی بھی شخص کے لیے سزا فراہم کی جو موٹر گاڑی چلاتا ہے یا موٹر گاڑی کو استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے یا اجازت دیتا ہے یا دفعہ 42 کی ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے موٹر گاڑی کو استعمال کرنے دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قانون سازیہ نے لفظ 'جو بھی' استعمال کیا اور دفعہ 123 میں دی گئی سزا کو خود مالک تک محدود نہیں کیا۔ قانون سازیہ کا ارادہ تھا کہ دفعہ 42 (1) کی توضیعات کے برخلاف کوئی بھی موٹر گاڑی نہ چلائے اور اگر اسے ان دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چلایا گیا تو وہ سزا کا ذمہ دار ہے۔ دونوں دفعات کو ایک ساتھ پڑھنے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ دفعہ 123 صرف مالک کو سزا کا ذمہ دار بناتی ہے۔ الفاظ "یا موٹر گاڑی کو استعمال کرنے کا سبب بنتا ہے یا اس کی اجازت دیتا ہے، یا دفعہ 42 کی ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے موٹر گاڑی کو استعمال کے لیے چھوڑ دیتا ہے" اچھی طرح سے مالک کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ یعنی دفعہ 123 کا یہ حصہ مالک کو دفعہ 42(1) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرنے پر سزا دیتا ہے۔ تاہم، موٹر گاڑی چلانا ایک مختلف معاملہ ہے۔ اسے مالک خود یا مالک کے علاوہ کوئی اور چلا سکتا ہے۔ لہذا، الفاظ "جو بھی موٹر گاڑی چلاتا ہے۔.............. دفعہ 42 کی ذیلی دفعہ (1) کی توضیعات کی خلاف ورزی میں مالک اور وہ شخص جو مالک نہیں ہے دونوں کا احاطہ کرے گا۔ جس چیز کو قابل سزا بنایا گیا ہے وہ دفعہ 42(1) کی توضیعات کے خلاف کسی کے ذریعہ موٹر گاڑی چلانا ہے۔ یعنی موٹر گاڑی کو اس گاڑی سے متعلق اجازت نامے کی شرائط کے برعکس کوئی نہیں چلا سکتا۔

یہاں یہ تبصرہ کیا جا سکتا ہے کہ اس نظریے کے حق میں عدالتی رائے کی اہمیت ہے کہ موٹر گاڑی کا ڈرائیور جو اس کا مالک نہیں ہے اور جو دفعہ 42(1) کے تحت اجازت نامے کی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گاڑی چلاتا ہے، وہ ایکٹ کی دفعہ 123 کے تحت آئے گا۔ الہ آباد عدالت عالیہ کے علاوہ دیگر عدالت عالیہان اس فیصلے سے متفق ہیں کہ ایسا ڈرائیور دفعہ 123 کے تحت مجرم ہوگا۔ سرکاری وکیل بنام جیون ([1])؛ صوبائی حکومت، سی پی۔ & بیرار بنام موہن لال ([2])، چندر دیو سنگھ بنام ریاست ([3])؛ تیجا سنگھ بنام ریاست ([4])؛ کلیان لال بنام ریاست ([5])؛ ریاست بنام رام چندر ([6])؛ ریاست بنام موتی لال ([7])۔ یہ تمام مقدمات اس نظریے پر آگے بڑھے ہیں کہ الفاظ 'جو بھی گاڑی چلاتا ہے اتنا وسیع ہے کہ اس میں غیر مالک ڈرائیور کا معاملہ شامل ہے جو دفعہ 123 کی توضیعات

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ الہ آباد عدالت عالیہ میں بھی اوماشنکر بنام ریکس (8) کے پہلے فیصلے میں جے اگروالا کی رائے تھی کہ اجازت نامے کی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گاڑی چلانے والا ڈرائیور ایکٹ کی دفعہ 123 کے تحت آئے گا۔

ہماری رائے میں، الہ آباد عدالت عالیہ کی طرف سے اس معاملے میں دفعات 42 اور 123 پر جو تشریح کی گئی ہے وہ غلط ہے، اس لیے ہم ان اپیلوں کی اجازت دیں گے، بری ہونے کے احکامات کو کالعدم قرار دیں گے اور مدعاعلیہان کو سزا سنانے والے مجسٹریٹ کے احکامات کو بحال کریں گے۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document